آئینِ حجِ کریم

جمع و ترتیب

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی





جمع و ترتیب

مفتی سعد عبدالرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی

متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی





مفتی سعد عبدالرزاق صاحب سے مسائل دریافت کرنے کے لئے

اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

+92 321 2022205

کتاب کا نام: ___________ آئیں حج کریں

مصنّف: ___________ مفتی سعد عبدالرزاق

سن طباعت: ___________ اپریل 2023

ناشر: ___________ المیزاب پبلشرز کراچی، پاکستان

باہتمام: ___________ نبیل احمد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مرتب

سن 2004 میں اللہ رب العزت نے پہلی مرتبہ حج کی سعادت نصیب فرمائی، روانگی کے وقت استاذ محترم مفتی محمد حنیف عبدالمجید صاحب دامت برکاتہم نے دوران حج، حج کے ضروری مسائل کو جمع کرنے کی طرف توجہ دلائی، پھر دوران حج شیخ محترم سیدی ومولائی بھائی واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی اس بات کی تائید فرمائی، بہرحال مسائل جمع کرنا شروع کئے۔ ارادہ تھا کہ واپسی پر اہل علم سے ان مسائل کی تصحیح کے بعد ان کی اشاعت ہوجائے، تا کہ افادۂ عام ہو لیکن ایسا نہ ہوسکا پھر 2005 اور جنوری 2006 کے حج میں ان مسائل میں اضافہ کے بعد الحمدللہ کتاب آئیں حج کریں شائع ہوئی، اب اس کتاب کا نیا ایڈیشن آپ کے سامنے ہے، میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں جنھوں نے میری حوصلہ افزائی اور مدد فرمائی، اور مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے یہ مبارک کام میرے ذمہ لگایا۔

آپ سب سے گزارش ہے کہ دوران حج وعمرہ اس کتاب کو ضرور ساتھ رکھیں اور میرے اور میرے گھر والوں کے لیے اور میرے والد مرحوم، میرے شیخ واصف منظور صاحب رحمۃ اللہ علیہ، استاذ جی مولانا عطاء الرحمن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ، میری والدہ محترمہ، میرے اہل وعیال، میرے بھائی حافظ بلال صاحب سلمہ اور جملہ معاونین کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ جو دنیا سے چلے گئے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کاملہ فرمائے اور جو حیات ہیں اللہ جل شانہ انہیں دنیا وآخرت کی عافیتیں نصیب فرمائے اور مرتے دم تک دین کی محنت اور اشاعت میں لگائے رکھے اور بار بار اپنے پاک گھر اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی حاضری نصیب فرمائے ،دوران حج وعمرہ اگر کچھ ایسے مسائل آپ کی نظر سے گزریں جو اس کتاب میں مذکور نہ ہوں یا اس کتاب میں کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں یہ آپ کا احسان ہوگا۔

مفتی سعد عبدالرزاق

مارچ 2023

+92 321 2022205

فہرست

چند ضروری باتیں

میرے عزیز بھائیو اور بہنوں! ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے اس سفر اور حاضری کو قبول فرمائے، آمین۔

مسائل حج میں بعض چیزوں کے نام عربی میں ہیں، اکثر حج کرنے والے چونکہ عربی نہیں سمجھتے، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتے، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی وضاحت کر دی جائے، ان کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں، کیونکہ آئندہ ان اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ اللہ کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکۡبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ۔

تہلیل: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا۔

آفاقی: وہ شخص ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

میقاتی: میقات کا رہنے والا۔

حل: حدودِ حرم اور حدودِ میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حلی: حل کا رہنے والا۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا

وغیرہ حرام ہے۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل بیرعلی کہتے ہیں۔

مکی: مکہ مکرمہ کا رہنے والا۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کر کے بال منڈوانا یا کتروا دینا۔

اِفراد: صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

مفرد: حج افراد کرنے والا۔

تمتع: حج کے مہینوں یعنی یکم شوال تا ۱۰ ذی الحج میں، پہلے عمرہ کرنا، پھر اسی سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

مُتَمَتِّع: حج تمتع کرنے والا۔

قران: حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر، پہلے عمرہ کرنا، پھر

احرام کھولے بغیر اسی احرام میں حج کرنا۔

قارن: حج قران کرنے والا۔

احرام: کے معنی حرام کرنا، حاجی جس وقت حج یا عمرہ یا حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتا ہے، تو اس پر چند حلال اور مُباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہوجاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں، عام طور پر ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔

مُحرم: احرام باندھنے ولا۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا تھا، پھر منہدم ہوجانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت

عبد اللہ بن زبیرؓ نے ، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مُسلمانوں کا قبلہ ہےاور بڑا بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کوطواف کہتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجر اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا،لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کوسیاہ کردیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجراسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ یا چھڑی سے چھونا، یا حجراسود کی طرف دور ہی سے صرف اشارہ کرنا۔

اضطباع: احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

رمل: طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

مقام ابراہیم: یہ جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھِرا ہوا ہے، اسے حطیم کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو نبوت ملنے سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کو تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ اس کی تعمیر میں حلال مال خرچ کیا جائے گا، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل

قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چُھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا وہ گوشہ، جو شام کی طرف ہے، یعنی شمال مغربی گوشہ۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جس پر جانے کی آج کل اجازت نہیں، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مرویٰ کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف، ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: بال مُنڈانا۔

قصر: بال کتروانا۔

یوم الترویۃ: آٹھویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

منیٰ: مکہ معظّمہ سے تین میل مشرق کی طرف ایک جگہ ہے، جہاں پر قربانی اور رمی کی جاتی ہے، یہ حدود حرم میں داخل ہے۔

مسجد خیف: منٰی میں موجود مسجد کا نام ہے۔

ایام تشریق: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک، یعنی وہ ایام جن میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔

وقوف: کے معنیٰ ٹھہرنا اور احکام حج میں اس سے مراد، میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

یوم عرفہ: نویں ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حجاج کرام عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

عرفات یا عرفہ: مکہ مکرمہ سے تقریباً 9 میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے، جہاں پر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔

جبل رحمت: عرفات میں موجود ایک پہاڑ کا نام ہے۔

بطن عرنہ: عرفات سے متصل ایک وادی کا نام ہے، جس میں وقوف درست نہیں ہے، کیونکہ یہ حدود عرفات سے خارج ہے۔

مسجد نمرہ: عرفات کے کنارے پر ایک مسجد کا نام ہے۔

مزدلفہ: منٰی اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے، جو منٰی سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

وادی محسر: مزدلفہ سے متصل ایک وادی ہے، جہاں سے گزرتے وقت دوڑ

کر نکلتے ہیں۔

ایام نحر: دس ذی الحجہ کی فجر سے بارہویں کی مغرب تک کے وقت کو ایام نحر کہا جاتا ہے۔

رمی: کنکریاں پھینکنا۔

جمرات یا جمار: منٰی میں تین مقام ہیں، جن پر ستون بنے ہوئے ہیں، یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کو جمرۂ اُولٰی کہتے ہیں اور اُس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو جمرۂ وسطٰی اور اس کے بعد والے کو جمرۂ کبریٰ، جمرۂ عقبہ اور جمرۂ اخریٰ کہتے ہیں۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے، بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جنت البقیع: مدینہ منورہ کا قبرستان

نقشہ افعال عمرہ اور افعال حج

عمرہ، حج افراد، حج تمتع اور حج قران کے تمام مناسک مختصراً ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں، حاجی کو چاہئے کہ اس نقشے کو عمرہ اور حج کے وقت ساتھ رکھے اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے اس کے بیان میں دیکھ لے، اس فہرست میں طواف قدوم کے علاوہ باقی افعال صرف وہ شمار کئے گئے ہیں، جو شرط یا رکن یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو شمار نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

عمرہ

صرف عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام عمرہ	فرض
2	طواف	فرض
3	سعی	واجب
4	سر منڈوانا یا کتروانا	واجب

نوٹ: عمرہ کرنے والے مرد حضرات سر منڈوانے یا ایک چوتھائی سر کے بال کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہو جائیں گے۔ جبکہ عورتیں تمام سر یا کم از کم چوتھائی سر کے بالوں سے انگلی کے ایک پورے کے بقدر بال کاٹنے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہو جائیں گی۔ اور اگر کسی نے اس سے کم بال کٹوائے تو وہ احرام ہی میں رہے گا۔

حج افراد

صرف حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام	فرض
2	طواف قدوم	سنت
3	وقوف عرفہ	فرض
4	وقوف مزدلفہ	واجب
5	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
6	قربانی	مستحب
7	حلق یا قصر	واجب
8	طواف زیارت	فرض
9	سعی	واجب

10	11، 12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
11	طواف وداع (آفاقی کے لئے)	واجب

نوٹ:

۱ آفاقی اس حاجی کو کہتے ہیں جو میقات سے باہر کا رہنے والا ہو۔

۲ افراد کرنے والا اگر حج کی سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرے، مگر افضل یہ ہے کہ حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

۳ آفاقی تینوں قسموں کا حج کر سکتا ہے البتہ جو شخص میقات کی حدود کے اندر کا رہنے والا ہو وہ صرف حج افراد ہی کر سکتا ہے۔

حج قران

حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام حج وعمرہ	فرض
2	طواف عمرہ	فرض
3	سعی عمرہ	واجب
4	طواف قدوم	سنت
5	حج کی سعی	واجب
6	وقوف عرفہ	فرض
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب

9	قربانی کرنا (دم شکر)	واجب
10	حلق یا قصر	واجب
11	طواف زیارت	فرض
12	11،12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
13	طواف وداع	واجب

نوٹ:

1. حج قران کرنے والے کے لئے حج کی سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے، اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔
2. حج قران کرنے والا عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں منڈوائے گا اور نہ ہی احرام سے حلال ہوگا بلکہ حج کے افعال ادا کرنے تک حالت احرام ہی میں رہے گا۔

حج تمتع

پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا اور پھر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کیئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام عمرہ	فرض
2	طواف عمرہ	فرض
3	سعی عمرہ	واجب
4	حلق یا قصر	واجب
5	8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	فرض
6	وقوف عرفہ	فرض
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب

9	قربانی	واجب
10	حلق یا قصر	واجب
11	طواف زیارت	فرض
12	حج کی سعی	واجب
13	11،12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
14	طواف وداع	واجب

نوٹ: حج تمتع کرنے والا عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال منڈوا کر عمرہ کے احرام سے حلال ہو جائے گا اور 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھے گا۔

نقشہ برائے ایام حج

8ذی الحجہ

نمبرشمار	افعال	حکم
1	حج کااحرام باندھنا	فرض
2	زوال سے پہلے منیٰ پہنچنا	سنت
3	ظہر،عصر،مغرب اورعشاء منیٰ میں پڑھنا	سنت
4	آٹھ اورنو ذی الحجہ کی درمیانی شب منیٰ میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

۱ آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام حج تمتع کرنے والے حجاج کرام باندھیں گے،حج افراداورحج قران کرنے والے حجاج کرام پہلے ہی سے حالت احرام میں ہوں گے۔

۲ آٹھ ذی الحجہ کوسورج نکلنے کے بعدمکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہونا سنّت ہے،

لیکن آج کل حجاج کی تعداد بہت زیادہ ہوجانے کی وجہ سے معلّم مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے منٰی بھیجنا شروع کردیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منٰی جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلے جائیں۔

۳ آج کل ہجوم کی وجہ سے منٰی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں، یاد رہے کہ منٰی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ حضرات جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کیلئے منٰی آجائیں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہوجائے۔

9 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	نو ذی الحجہ کو فجر کی نماز منٰی میں پڑھنا	سنت
2	نو ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھنا	واجب

3	زوال سے پہلے عرفات پہنچنا	سنت
4	حج کا خطبہ سننا	سنت
5	اگر شرائط پائی جائیں تو ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھنا	سنت
6	زوال کے بعد وقوف عرفہ کرنا	فرض
7	سورج غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرنا	واجب
8	سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا	سنت
9	مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب و عشاء کی نماز اکٹھی پڑھنا	واجب
10	نو اور دس ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں گزارنا	سنت
11	شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کرنا	سنت

اہم گزارشات:

١ تکبیرتشریق کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

٢ اگر کسی شخص نے مغرب کی نماز عرفات میں، یا راستہ میں مزدلفہ پہنچنے سے پہلے، یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے ادا کر لی تو اس کی مغرب کی نماز نہیں ہوئی، ایسی صورت میں مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب کی نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

٣ اگر 10، 11 اور 12 تین دن رمی کرنی ہے تو کم از کم 49 کنکریاں جمع کرے اور اگر 13 کو بھی رمی کرنی ہے تو کم از کم 70 کنکریاں جمع کرے۔

10 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	صبح صادق کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھنا	سنت
2	طلوع آفتاب سے پہلے وقوف مزدلفہ کرنا	واجب
3	طلوع آفتاب سے پہلے منیٰ روانہ ہو جانا	سنت
4	منیٰ پہنچ کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
5	حج کی قربانی کرنا	واجب
6	حلق یا قصر	واجب
7	قربانی اور حلق کا حدود حرم میں کرنا	واجب
8	رمی، قربانی اور حلق ترتیب سے کرنا	واجب
9	طواف زیارت کرنا	فرض
10	طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا	واجب

11	دس اور گیارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

١ جمرہ عقبٰی (بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارنے سے پہلے ہی تلبیہ پڑھنا بند کردیا جائے گا۔

٢ دس ذی الحجہ کی رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے گیارہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

٣ حج کی قربانی حج افراد کرنے والے کے لئے افضل جبکہ حج تمتع اور حج قران کرنے والے پر واجب ہے۔

۴ طواف زیارت کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک ہے۔

۵ حج افراد اور حج تمتع کرنے والے کے لئے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے جبکہ حج قران کرنے والے کے لئے حج کی سعی

طواف قدوم کے بعد کرنا افضل ہے۔

٦ حلق یا قصر کرواتے ہی احرام کھل جائے گا اور سوائے عورت (بیوی) کے سب چیزیں حلال ہوجائیں گی اور طواف زیارت کرنے کے بعد عورت (بیوی) بھی حلال ہوجائے گی۔

٧ منٰی حدودِ حرم میں داخل ہے۔

11 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) سے کرنا	سنت
3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت

4	11اور12 ذی الحجہ کی درمیانی شب منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

1. 11اور 12 ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹانا واجب ہوگا۔
2. 11 ذی الحجہ کی رمی کا وقت 11 ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے 12 ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

12 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) سے کرنا	سنت

3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت
4	سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مکہ روانہ ہوجانا	جائز
5	سورج غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہونا	مکروہ
6	بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی شب منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

١ 11 اور 12 ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کرلی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹانا واجب ہوگا۔

٢ 12 ذی الحجہ کی رمی کا وقت 12 ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے 13 ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

٣ غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے مکہ مکرمہ روانہ ہوجائے، غروب کے بعد منٰی سے جانا مکروہ ہے اور اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں رہتے ہوئے ہوگئی تو پھر 13 ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔

13 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) سے کرنا	سنت
3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت

نوٹ: 13 ذی الحجہ کی رمی کا وقت 13 ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے 13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، البتہ 13 ذی الحجہ کو زوال سے پہلے اگر کسی نے رمی کر لی تو کراہت کے ساتھ رمی جائز ہو جائے گی۔

سفرحج وعمرہ سے پہلے چند ضروری کام

احرام باندھنے سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں، پڑوسی ہوں، کاروباری ہوں، ہم پیشہ ہوں، الغرض جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے، اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ممکن ہو تلافی کی کوشش کریں۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیں اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کے لئے کیا گیا ہو۔

اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں، یاد رکھئے……! توبہ کی تین شرطیں ہیں:

1. اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے اسی وقت چھوڑ دے۔
2. اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔
3. اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

احرام

عربی زبان میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا، یا اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کرلینا کے ہے، اور احرام کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے سلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، حجامت بنانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کرلینا۔

نوٹ: عموماً ان دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو مرد احرام کی نیت کے بعد پہنتے ہیں، یاد رکھئے! احرام نیت کا نام ہے اور وہ دو چادریں جو احرام کی نیت کے بعد باندھی جاتی ہیں وہ احرام کا لباس ہے۔

واجباتِ احرام:

1. سلے ہوئے کپڑے اتار دینا یعنی شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا۔

۲ میقات سے احرام کی نیت کرنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، احرام کی نیت گھر سے چلتے وقت بھی کر سکتے ہیں، البتہ میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔

۳ ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

احرام کی تیاری

مستحب ہے کہ احرام کی نیت سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کر لے اور غسل کر لے، تا کہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام کے لئے کر رہا ہوں، غسل یا وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے، لیکن رنگین بھی جائز ہے، ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے، لیکن دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز

ہیں،لیکن سلے ہوئے نہ ہوں۔

مرد حضرات حجامت، صفائی اور غسل سے فارغ ہوکر دو چادریں باندھ لیں،ایک چادر ناف کےاوپر سے نیچے تک باندھیں اور دوسری چادر اوڑھ لیں دونوں بازوڈھکے رہیں، یہ چادریں احرام کا لباس ہیں کیونکہ احرام کی حالت میں مردوں کے لئےسلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، پھر کنگھا کریں اور جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا جسم باقی نہ رہےاور ایسی چپل پہن لیں جس میں پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی (جس پر جوتے کا تسمہ باندھا جاتا ہے) کھلی رہے،خواتین کے لئے احرام کا کوئی مخصوص لباس نہیں بلکہ وہ حسب معمول سلے ہوئے کپڑےاور جوتے پہنی رہیں۔

گھر سے روانگی

اس بات کی وضاحت ہوچکی کہ احرام چادروں کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے،احرام کی نیت کرکے انسان اپنے اوپر چند کاموں کوحرام کرلیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں،جیسے سلا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ اور بغیر

احرام کے میقات سے گزرنا منع ہے، دو چادریں جس کو عام طور پر احرام کہا جاتا ہے، یہ احرام کا لباس ہے، اس لئے احرام کی نیت کرنے سے پہلے دو چادریں باندھ لیں ابھی نیت نہ کریں، سر ڈھانپ کر خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت احرام کے نفل ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ سے اپنے لئے، اپنے عزیز واقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگیں اب گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، گھر سے نکلتے ہوئے دعا پڑھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

ائیر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہو جائے، تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ اگر بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر گئے، تو دم دینا ہوگا۔

احکام سفر

١ شریعت کی نظر میں جو مسلمان اڑتالیس 48 میل (تقریبا اٹھتر 78 کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافر کہتے ہیں، ایسے شخص پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔

٢ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔

٣ اگر کوئی مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اسے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

٤ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو تو اسے ہر حال میں قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار ہوگا اور اگر پوری نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

۵ مسافر اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافر اب وہاں مقیم ہو جائے گا اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہٰذا اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جا کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرے گا تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

۶ گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہو جانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیم ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اڑتالیس 48 میل تقریباً اٹھتر 78 کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس پر مسافروں والے احکام لاگو ہو جائیں گے۔

نیت

حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے مرد اپنے سر کو کھول لیں اور عورتیں احرام کا مخصوص نقاب ڈھانپ لیں، یادرکھئے......!احرام کی حالت میں بھی عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب اوڑھنے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے، جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو آج کل بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اگر صرف عمرہ کے لئے جارہے ہیں یا آپ نے حج تمتع کرنا ہے، تو صرف عمرہ کی نیت کیجئے، اگر عربی میں یاد ہو تو عربی میں، ورنہ دل ہی دل میں عمرے کی نیت کرلیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ: ”اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اسے

میرے لئے آسان فرمادیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیں۔"

اور اگر آپ نے حج قران کرنا ہے، تو حج اور عمرے دونوں کی ایک ہی احرام میں نیت کریں اور اگر حج افراد کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کریں۔

نیت کرنے کے بعد مرد حضرات بآواز بلند اور خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں اگر یاد ہو تو یہ دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارَ

ترجمہ: "اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں"

نوٹ: یہ یاد رہے کہ تلبیہ کے بغیر احرام کی نیت مکمل نہیں ہوتی، یعنی کسی نے

نیت کی لیکن تلبیہ نہیں پڑھا تو اس نیت اور احرام کا کوئی اعتبار نہیں۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں دیوانہ وار تلبیہ پڑھتے رہیں، فضول گفتگو، اخبار ورسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہوگی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔

یادرکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک عبادت کی غرض سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکے ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔

یادرکھئے......! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو

مجبور کردے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی،صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہوگا ممنوعات کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کردیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہیں ،بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

یا اللہ آپ سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ،

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَتَشْرِیْفًا وَّتَكْرِیْمًا وَمُھَابَةً

یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت میں اضافہ کر

وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفًا وَّتَكْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا

اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھادے

افعال عمرہ

فرائض عمرہ: عمرہ میں دو فرض ہیں۔

۱ احرام۔

۲ طواف۔

واجبات عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

۱ صفا مروہ کی سعی کرنا۔

۲ حلق (بال منڈوانا) یا قصر (کم از کم ایک چوتھائی کٹوانا)۔

طواف اور اقسام طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے، طواف کی سات قسمیں ہیں:

۱ **طوافِ قدوم:** آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) جب پہلی مرتبہ احرام کی حالت میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہو کر جو طواف کرے گا، اسے

طوافِ قدوم اور طوافِ تحیۃ کہتے ہیں، یہ اس آفاقی کے لئے سنّت ہے جو حج افراد یا حج قران کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو، حج تمتع اور صرف عمرہ کرنے والے آفاقی کے لئے یہ طواف سُنّت نہیں ہے۔

۲ **طوافِ زیارت:** اسے طوافِ رکن، طوافِ حج، طوافِ فرض اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں، یہ حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا، اس کا وقت 10 ذِی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور 12 ذِی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک کرنا واجب ہے، تاخیر کرنے سے دم واجب ہوگا۔

۳ **طوافِ وداع:** اِسے طوافِ صدر بھی کہتے ہیں، یہ آفاقی پر حج سے واپسی کے وقت کرنا واجب ہے، عمرہ سے واپس آنے والوں پر واجب نہیں۔

۴ **طوافِ عُمرہ:** یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

۵ **طوافِ نذر:** یہ طواف کی نذر ماننے والے پر واجب ہوجاتا ہے۔

۶ **طوافِ تحیّۃ:** یہ مسجد حرام میں داخل ہونے والے کے لئے تَحِیَّةُ الْمَسْجِد ہے، لیکن اگر کسی نے کوئی دوسرا طواف کرلیا تو وہ اس کے قائم

مقام ہوجائے گا۔

۷ **طوافِ نفل:** یہ طواف جس وقت چاہے کیا جاسکتا ہے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر طواف کرنے والوں سے پیچھے ہٹ جائیں اور احرام کی چادر کے ایک سرے کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں اس طرح کے داہنا کندھا کھلا رہے، اسے اضطباع کہتے ہیں۔ اضطباع ہر اس طواف میں کرنا سنت ہے جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو، اور یہ پورے طواف میں ہوگا، اگر کوئی اضطباع کرنا بھول جائے تو وہ اس سنت سے محروم رہا اور اس سنت کا کوئی بدل نہیں۔

طواف کی نیت

اب بیت اللہ کی طرف چہرہ کرلیں حجر اسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑے

ہوکر(اس طرح کہ حجر اسود دائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔نیت کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کرلینا بھی کافی ہے۔اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہوں اور دونوں ہاتھ کانوں تک تکبیر تحریمہ(نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہواور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرادیں، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھوکر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہواور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دے صرف اشارہ کریں،جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف

حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر کھڑے کھڑے مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، عمرے کے طواف اور ہر اس طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے رمل کرنا سنت ہے جس کے بعد سعی کرنی ہو، رمل کا مطلب یہ ہے کہ اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے تیزی سے چلنا، جس طرح پہلوان اکھاڑے میں چلتا ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتے رہیں اور ذکر کرتے رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے ضرور

شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

نوٹ: طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، خواہ کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے! جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو وہ مانگے، یا ذکر کرے، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا

ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، تین چکروں کے بعد مردرمل کرنا چھوڑ دیں اور عام انداز میں چلیں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہوگیا اب کندھے ڈھک لیں۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے باوضو رہنا شرط ہے بغیر وضو کے طواف نہیں ہوتا۔

واجبات، محرّمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف:

١. طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔
٢. سترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔
٣. جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔

۴ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا،یعنی حجرِا سود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔

۵ حطیم کوشامل کر کے طواف کرنا۔

۶ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

۷ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

محرماتِ طواف:

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

۱ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔

۲ اس قدر سترِ کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا،جس قدر ستر کھلا ہونے سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

۳ بلا عذر سوار ہوکر، یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر، یا الٹا ہوکر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

۴ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

۵ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کردینا۔

۶ حجرِاسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کرکے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، البتہ جب حجرِاسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجرِ اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

۸ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف:

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے مکروہ ہیں:

۱ طواف کے دوران فضول، بلاضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔

۲ خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

۳ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

۴ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۵ جس طواف میں رمل اور اضطباع سنّت ہے، اس طواف میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔

۶ حجرِ اسود کا استلام نہ کرنا۔

۷ حجرِ اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۸ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

۹ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی جگہ دعا کے لئے رکنا۔

۱۰ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

۱۱ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور درمیان میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔

۱۲ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۳ فرض نماز کی تکبیر و اقامت کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۴ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

۱۵ دوران طواف دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۶ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۷ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۸ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

۱۹ حجر اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آیئے اور یہاں آ کر دونوں ہاتھ اوپر کر کے سینہ اور رخسار دیوار سے لگائیں اور خوب دعا کریں، یہاں دعا قبول ہوتی ہے، لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں بلکہ صرف وہاں کھڑے ہو کر دعا مانگ لیں۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چمٹے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے،

درحقیقت ملتزم حجرِاسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت (واجب الطواف)

اب مقام ابراہیم پر آیئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

نوٹ: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

١. صبح صادق سے اشراق کے وقت تک۔
٢. زوال کے وقت۔
٣. عصر اور مغرب کے درمیان۔

مسئلہ: اگر فجر یا عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، بلکہ اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: واضح رہے کہ دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آبِ زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آبِ زم زم پینا مستحب ہے، لیکن چونکہ اب زم زم کا کنواں بند کر دیا گیا ہے اور پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں، وہاں آیئے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر خوب آبِ زم زم پیئیں، شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: ''اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتا ہوں۔''

یاد رکھئے......! زم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گے وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

اب سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آ کر نواں استلام کرنا مستحب ہے، لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا ضروری نہیں، پھر سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پھر سعی کی نیت کریں، پھر قبلہ رخ ہو کر

تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور تین مرتبہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور تین مرتبہ اگر یاد ہو تو اس طرح دعا مانگیں:

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے،

یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی

وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

اور تن تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو چند قدم پہلے ہی مرد حضرات درمیانی رفتار سے دوڑیں اور جب سبز ستون گزر جائیں تو پھر دوڑنا موقوف کر دیں اور حسب معمول چلیں، خواتین ان ستونوں کے درمیان نہ دوڑیں بلکہ حسب معمول چلتی رہیں ان ستونوں کو میلین اخضرین کہتے ہیں ان کے

درمیان اگر یاد ہوتو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہوکر اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں اور اسی طرح دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہوگیا، پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں گےتو دوسرا چکر ہوگیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔

واجبات ومکروہاتِ سعی

واجباتِ سعی:

1. سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو۔

٢ سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔

٣ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

٤ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

٥ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

٦ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی:

١ سعی کرتے وقت اس طرح خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے۔

٢ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

٣ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

٤ سترِ عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

۵ سعی میں میلین کے درمیان تیزی سے نہ چلنا اور میلین کے علاوہ باقی جگہ تیزی سے چلنا۔

٦ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے در پے) ہونے کے خلاف ہے اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے در پے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہوکر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا سنت ہے۔

حلق یا قصر

سعی سے فارغ ہوکر مروہ پر آپ کو چند لوگ نظر آئیں گے جن کے ہاتھ میں چھوٹی سی قینچی ہوگی، وہ ایک انگل کے برابر بال کاٹ دیں گے۔

خبردار......! آپ ایسا ہرگز نہ کیجئے اس سے احرام نہیں کھلے گا، مرد حضرات تمام سر کے بال منڈوائیں یا اگر بال انگلی کے ایک پورے سے بڑے ہیں تو کم از کم ایک چوتھائی بال کتروائیں، منڈوانا افضل ہے، حلق یا قصر کی کم از کم

مقدار چوتھائی سر ہے، جو واجب ہے۔

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کر دیں، جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے تھے کہ ''اے میرے مولیٰ......! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔''

حلق یا قصر کروانے کے بعد اب آپ احرام سے حلال ہو چکے ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو چکی ہیں، اب آپ غسل کیجئے، خوشبو لگایئے، عمدہ لباس زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر حج یا عمرے کے تمام افعال سوائے حلق کے ادا کر لئے ہیں تو حاجی یا عمرہ کرنے والا خود اپنا حلق بھی کر سکتا ہے اور دوسروں کا بھی، اور اگر افعال

پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتا ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے، اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے، طواف کرنا سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو انہیں پہنچائیں، ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جا کر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی، لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچایئے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں، بائیں یا آگے کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے حرم شریف میں نماز شروع کرتے ہوئے احتیاط کریں کہ آس پاس کوئی عورت نہ ہو اور باوجود احتیاط کے اگر دوران نماز کوئی عورت برابر میں آکر کھڑی ہوجائے، تو مرد کو چاہئے کہ ایک یا دو قدم آگے بڑھ جائے، ان شاء اللہ نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر و دعا، درود شریف میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ کریں، بلکہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہوجائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں اس میں شریک ہوسکتی ہیں، عورتوں کو چاہیئے کہ نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں اور سیکھ لیں۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: دوران نماز آمین آہستہ آواز میں کہنا افضل ہے، لہٰذا کسی کی دیکھ کر بلند آواز سے آمین کہنے کی بجائے آمین آہستہ آواز ہی سے کہیں۔

مسئلہ: سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے نفل نماز نہ پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، البتہ افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں، اگر عورتیں

جماعت کے ساتھ نماز میں شامل ہونا چاہیں تو جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ اور ضروری مسائل اچھی طرح سیکھ لیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے، اس کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ:

1. اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔
2. یا وہ تازہ تو نہیں لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔
3. یا وہ گوشت کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کیا گیا ہے اور اس کے جائز ہونے کی تصدیق مسلمانوں کی کسی مستند جماعت نے کر دی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

مقاماتِ قبولیتِ دُعا

(۱) میدان عرفات (۲) شب مزدلفہ (۳) مزدلفہ میں بعد نماز فجر (۴) رمی جمار

کے بعد ۵ جب پہلی مرتبہ کعبہ پر نظر پڑے ۶ صفا پر ۷ مروہ پر ۸ سعی کرتے ہوئے ۹ میلین اخضرین کے درمیان ۱۰ مطاف میں ۱۱ مقام ابراہیم پر ۱۲ ملتزم پر ۱۳ حطیم میں ۱۴ میزاب رحمت کے نیچے ۱۵ آب زم زم پی کر ۱۶ بیت اللہ کے اندر ۱۷ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان اور ۱۸ طواف وداع کے بعد۔

جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام کرنا جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو چاہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات: یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، اور یہ آٹھ ہیں:

۱ خوشبو استعمال کرنا۔

۲ مرد کے لئے سِلا ہوا کپڑا پہننا۔

۳ مرد کو سر اور چہرہ، اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا۔

۴ بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا۔

۵ ناخن کاٹنا۔

۶ جماع (ہم بستری) کرنا۔

۷ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

۸ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات: یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

۱ حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

۲ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ، یا اونٹ/گائے کا ساتواں حصّہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے، تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں:

١ اگر نوچنے، کھجانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کیلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٢ اگر عبادت والے عمل مثلاً وضو کرتے ہوئے داڑھی کے تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کیلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٣ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جو از خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔

٤ کسی مرد نے احرام کی حالت میں سِلا ہوا کپڑا پہنا تو اگر ایک گھنٹہ یا اس سے کم پہنا تو ایک مٹھی گیہوں صدقہ دینا ہوگا اور اگر نصف دن یا نصف رات کے برابر یا زیادہ پہنا تو دَم واجب ہوگا۔

٥ دَم کا حدودِ حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔

٦ صدقہ یا قیمتِ صدقہ کہیں بھی دیا جاسکتا ہے۔

ے جنایت سے واجب ہونے والے دَم کا گوشت خود کھانا یا کسی مال دار کو کھلانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رکھئے مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا، اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہو، اگر کسی نے ایسا کرلیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے، اسے دھو کر غسل کرلیں، اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرلیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر جوتا یا سلیپر ایسا ہو کہ قدم کی بیچ کی اُٹھی ہوئی

ہڈی کوڈھانپ لیتا ہےتو اس کا پہننا ناجائز ہے،اس کو اتنا کاٹ دیں کہ بیچ کی ہڈی کھلی رہ جائے، اسی لئے عام طور پر دوپٹی والی سلیپر(ہوائی چپل) پہنتے ہیں،خیال رہے کہ ایسا جوتا پہننا جو بیچ قدم کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے،تو پورے ایک دن یا ایک رات پہننے سے دم واجب ہوجائے گا، اس سے کم عرصہ میں صدقہ یعنی پونے دوکلو گیہوں اوراگر ایک گھنٹہ سے کم پہنا ہوتو ایک مٹھی گندم صدقہ دے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد کو موزہ پہننا، دستانہ پہننا،سر اور منہ پر پٹی باندھنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد،عورت دونوں کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کومس کرے،اس لئے نہ تو تمام چہرے کوڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں مرد کے لئے سر کا ڈھانکنا منع ہے،خواہ پورے سر

کو ڈھانکے یا اس کے کچھ حصہ کو۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں اگر چہرے پر کپڑا گھنٹہ بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ اور عورت کو صرف چہرے کہ علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے، لیکن موذی جانور کا مارنا مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع یعنی ہمبستری کا ذکر عورتوں کے سامنے کرنا،

جماع کے اسباب جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادروں کو گرہ لگانا یا پن یا تنکے وغیرہ سے چادروں کے سروں کو جوڑنا ناپسندیدہ ہے، لیکن ستر عورت کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی جزا واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں پیٹی (بیلٹ) باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چارپائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا رُخسار کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا، یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں دانت اکھڑوانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے، خوشبو دار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبودار صابن کے استعمال سے صدقہ واجب

ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ تمام سر یا چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے مکروہ ہے، لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہوجائے، حتیٰ کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے سر اور چہرے کو نہ لگے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے، جس کا جسم احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر ترو تازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح

کے خوشبودار کپڑے سے منہ یا ہاتھ پونچنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے احرام کی چادر باندھ لے، دونوں شانوں کو ڈھکا رکھے اور اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہوتو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحۃ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی چادروں کے اگر دھاگے نکلنے کا اندیشہ ہوتو اس کے کناروں پر پیکو کروا سکتے ہیں۔

مسئلہ: احرام کی چادروں میں حفاظت کی نیت سے جیب لگوانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے بے سلی پٹی باندھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عذر کی وجہ سے بے سلی لنگوٹ باندھنا جائز ہے۔

مسائل طواف

مسئلہ: طواف کے درمیان با وضو رہنا ضروری ہے، لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کرلے اور پورے طواف تک با وضو رہے، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کر کے طواف نئے سرے سے شروع کرنا افضل ہے، اور اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ چاہے طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کے لئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی شخص بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم ہوجاتا ہے، اس لئے دوران طواف تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجرِ اسود کا استلام کرے تو یہ بات اچھی طرح یاد رکھے کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہوجانے کا خوف ہوتا ہے، اور اس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کرکے کی گئی ہے، اگر ایسا ہوجائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصّہ کو دوبارہ کرے، ہجوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کرے، ورنہ جزا لازم ہوجائے گی، اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی سے اشارہ کرکے استلام کرے۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے داہنی طرف مڑ جائے، بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور طواف شروع کرے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے حالت احرام میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں خیرات کرنا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے، ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کا بوسہ لے۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے، اگر ایسا کر لیا تو طواف کے اس حصے کو یا اس خاص چکّر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزا لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہوجانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہروہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے، طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ ادھر اُدھر نہ کرے، دعاؤں کے ساتھ ساتھ درُود شریف پڑھتا رہے، کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح

پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: مردوں کے لئے مستحب ہے کہ بیت اللہ شریف کے قریب ہو کر طواف کریں بشرطیکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو، لیکن طواف کرتے وقت بیت اللہ سے اتنا ہٹ کر چلنا ضروری ہے کہ جسم کا کوئی حصہ بیت اللہ کی بنیاد سے نہ ٹکرائے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی پر پہنچے تو اس کو صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجرِ اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے،

اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ سُنّتِ مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے، لہٰذا کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکّر کے پورا ہونے پر استلام کرے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجرِ اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہوجائے تو اس خاص حصّہ کا لوٹانا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہوجائے گی۔

مسئلہ: حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنّت ہے یعنی

شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی، ہر بار یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، آج کل لوگ اس بری عادت میں مبتلا ہیں اس سے بچیں، موزہ پہن کر طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، لیکن مرد کے لئے حالت احرام میں موزہ پہننا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں، اضطباع صرف احرام کی حالت میں طواف کے ساتوں چکر میں کیا جاتا ہے اور یہ اس طواف میں سُنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے، البتہ سعی میں اضطباع نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ: خاص طور پر خیال رہے کہ طواف سے پہلے یا بعد میں اضطباع مسنون نہیں ہے، بعض لوگ احرام کی حالت میں ہر وقت اضطباع کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں اس سے بچنا چاہیئے، عمرہ کا طواف ختم

کر کے پہلا کام یہ کرے کہ دونوں شانوں کو دوبارہ ڈھانک لے، نماز پڑھتے وقت دونوں کندھے ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں، کیونکہ نماز کی حالت میں دونوں یا ایک کندھے کا کھلا ہوا ہونا مکروہ ہے۔

مسئلہ: طواف میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں، بعض لوگ اچھی خاصی دوڑ لگاتے ہیں، یہ طریقہ غلط ہے، بعض لوگ طواف کے ساتوں چکروں میں اور ہر طواف میں رمل کرتے ہیں، یہ بھی غلط ہے۔

مسئلہ: طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا اور باقی چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے، سارے طواف یعنی سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن کرنے سے کوئی جزا واجب نہ ہوگی، رمل صرف اس طواف میں سنت ہے، جس کے بعد سعی کی جائے، جس طواف کے بعد سعی نہ کرنی ہو اس میں رمل نہیں کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر ہجوم زیادہ ہے کہ رمل نہ کر سکے گا، تو ہجوم کے کم ہونے تک طواف کو

مؤخر کرے، جب ہجوم کم ہوجائے تو اس کے بعد طواف رمل کے ساتھ کرے، لیکن حج کے قریب جب ہجوم بہت زیادہ ہوجاتا ہے اس وقت اگر موقع ملے تو رمل کرے، ورنہ مجبوراً ابلا رمل ہی طواف کرلے۔

مسئلہ: اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا ہجوم ہوگیا کہ رمل نہیں کرسکتا تو رمل کو موقوف کرے اور طواف پورا کرے۔

مسئلہ: اگر رمل کرنا بھول گیا اور ایک چکر کے بعد یاد آیا تو صرف دو چکروں میں رمل کرے اور اگر اوّل کے تین چکروں کے بعد یاد آئے، تو پھر رمل نہ کرے، کیونکہ جس طرح اول کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: جس طواف میں رمل اور اضطباع سنت ہے، اس میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر چھوڑنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھ لی جائیں، یہ خیال غلط ہے، طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حج قران کرنے والا طوافِ عمرہ، طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ پڑھ سکتا ہے اور حج افراد کرنے والا بھی طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ پڑھ سکتا ہے مگر زور سے نہ پڑھے، البتہ دعا مانگنا تلبیہ پڑھنے سے افضل ہے، قارن اور مفرد کے علاوہ کے لئے طواف میں تلبیہ پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکّر کا لگاتار ہونا سنّت مؤکدہ ہے، لہٰذا طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے، بیت اللہ کے کونوں پر یا مطاف میں کسی اور جگہ دورانِ طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ طواف کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہوجائے تو طواف روک دیں اور نماز میں شامل ہوجائیں، اور نماز سے فارغ ہوکر، جہاں چھوڑا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کردیں۔

مسئلہ: طواف اور سعی کے لئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی ادا ہوجاتے ہیں۔

مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور دوگانہ طواف کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجر اسود کا استلام کرکے صفا پر آئے۔

مسئلہ: صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے۔

مسئلہ: سعی کرنے والے کے لئے سنت ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہوکر سعی کی نیت کرے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہونا اور مردوں کے لئے ہر چکر میں میلین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا بھی سنت ہے۔

مسئلہ: حج کی سعی اگر طوافِ قدوم کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کرے، تو سعی میں تلبیہ پڑھے۔

مسئلہ: واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، اور دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے، جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے، یہ خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی

ہوجاتی ہے اوراس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن حلق سے پہلے مسجد حرام میں آکر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہٰذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہوجائیں اور سعی نہ کی ہوتو اسی حالت میں سعی کرسکتی ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والا حج کی سعی اگر حج سے پہلے کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھے اور ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کی نیت سے سعی کرے۔

مسئلہ: حج کے احرام کے بغیر اگر حج کی سعی کی تو حج کی سعی ادا نہ ہوگی، اسی طرح اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد بغیر طواف کئے حج کی سعی کرلی تب بھی سعی ادا نہ ہوگی بلکہ طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔

حج

فرائض حج:

حج کے تین فرض ہیں:

1. احرام یعنی حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔
2. وقوف عرفات یعنی 9 ذِی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے وقت سے 10 ذی الحجہ کو صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت میں ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو۔
3. طوافِ زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک کیا جاتا ہے۔

ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی فرض چھوٹ گیا، تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

اِن تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور

وقت میں کرنا واجب ہے۔

ارکان حج:

حج کے دو رکن ہیں:

١ طوافِ زیارت۔

٢ وقوف عرفہ۔

اور اِن دونوں میں زیادہ اہم اور قوی وقوف عرفہ ہے۔

واجباتِ حج:

حج کے چھ واجبات ہیں۔

١ مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

٢ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

٣ رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔

٤ دم شکر ادا کرنا یعنی حج کی قربانی کرنا (قارن اور متمتع کے لئے)۔

٥ حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا تقصیر یعنی بال کتروانا۔

۶ طواف وداع کرنا (آفاقی کے لئے)۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہوجائے گا، چاہے جان بوجھ کر چھوڑا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔

حِج کی سنتیں:

۱ مفرد آفاقی اور قارن کو طوافِ قدوم کرنا۔

۲ طوافِ قدوم کے بعد اگر حج کی سعی کرنی ہو تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا۔

۳ امام کا تین مقام پر خطبہ دینا، ساتویں ذی الحجہ کو مَکہ مُکرمَہ میں اور نویں ذی الحجہ کو عرفات میں اور گیارہویں کو منٰی میں۔

۴ آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کی درمیانی رات منٰی میں رہنا۔

۵ نویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منٰی سے عرفات جانا۔

۶ عرفات میں غسل کرنا۔

۷ عرفات سے امام کے چلنے کے بعد چلنا۔

۸ عرفات سے واپس ہوتے ہوئے مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۹ ایام منٰی میں رات منٰی میں گزارنا۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی سنّتیں ہیں، جو مسائل وافعال حج کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ موقع بہ موقع ذکر کی جائیں گی۔

مسئلہ: سنّت کا حکم یہ ہے کہ اسے جان بوجھ کر چھوڑ دینا بُرا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اس کے ترک کرنے سے جزا لازم نہیں آتی۔

اقسام حج

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱ افراد یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا۔

۲ قران یعنی میقات سے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھنا۔

۳ تمتع یعنی میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھنا اور پھر عمرے سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھنا۔

حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں، مگر سب سے افضل قران ہے، اس کے بعد تمتع ہے، اور پھر افراد ہے۔

آفاقی شخص کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے جس کا چاہے احرام باندھے، لیکن مَکہ مُکرمہ کے رہنے والوں اور داخلِ میقات رہنے والوں کو حج قران اور حج تمتع کرنا منع ہے، یہ حضرات صرف حج افراد ہی کر سکتے ہیں۔

حج قران

حج قران کرنے والے کو قارِن کہتے ہیں، حج قران کرنے والا ایک ہی احرام میں حج اور عمرے دونوں کی نیت کرتا ہے، ایسے حاجی کو چاہئے کہ عمرے کے تمام افعال ادا کرے، لیکن حلق (بال منڈوانا) یا قصر (بال کتروانا) نہ کروائے، عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد طواف قدوم اور حج کی سعی کرے اور پھر احرام ہی میں رہے، یہاں تک کہ 8 ذی الحجہ آجائے، 8 ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے ارکان ادا کرے اور 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد احرام سے فارغ ہو جائے۔

حج تمتع

حج تمتع کرنے والے کو مُتَمَتِّع کہتے ہیں، حج تمتع کرنے والا گھر سے روانہ ہوتے ہوئے میقات پر صرف عمرے کی نیت کرے گا، عمرے کے افعال ادا کرنے کے بعد حلق کروا کر احرام کھول دے اور 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منٰی روانہ ہوجائے اور حج کے افعال ادا کرے۔

حج افراد

حج افراد کرنے والے کو مُفْرِد کہتے ہیں، حج افراد کرنے والا گھر سے روانہ ہوتے ہوئے میقات پر صرف حج کی نیت کرے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر احرام کی حالت میں 8 ذی الحجہ کا انتظار کرے اور 8 ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے ارکان ادا کرے اور 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور حلق کے بعد احرام سے فارغ ہوجائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ حج افراد کرنے والے پر حج کی قربانی یعنی دم شکر

واجب نہیں، لیکن افضل ہے، البتہ قارن اور متمتع پر واجب ہے۔

8 ذی الحجہ کے احکام اور قیام منٰی

مسئلہ: قارِن (حج قران کرنے والا) جو پہلے ہی سے حالتِ احرام میں ہے، اس نے اگر اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے سنّت ہے، کہ 8 ذی الحجہ کو منٰی جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرے اور طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی کر لے، اس صورت میں طواف کے تمام چکروں میں اضطباع کرے اور پہلے تین چکروں میں رمل کرے، پھر ملتزم کی دعا، دوگانۂ طواف اور آبِ زم زم سے فارغ ہو کر صفا اور مردہ کی سعی کرے اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد منٰی چلا جائے، لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے، اس صورت میں اسے طوافِ زیارت میں رمل کرنا ہوگا البتہ اضطباع نہیں کرے گا کیونکہ عام طور پر طواف زیارت سلے ہوئے کپڑوں

میں ادا کیا جاتا ہے، اگر کسی وجہ سے طواف زیارت چادریں اوڑھ کر ادا کر رہا ہے تو پھر رمل کے ساتھ ساتھ اضطباع بھی کرنا ہوگا۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والا 8 ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئے، اگر سہولت ہو تو پہلے طواف تحیہ (نفلی طواف) کرے، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہ کرے، طواف کے بعد سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجب الطواف پڑھے، اگر ہجوم یا کسی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھے، اس کے بعد دو رکعت نماز سنّت احرام پڑھے پھر سر کھول دے اور حج کے احرام کی نیّت کر کے تلبیہ پڑھے۔

مسئلہ: حج کا احرام حدود حرم میں کسی بھی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں اور منیٰ پہنچ کر بھی باندھ سکتے ہیں۔

نوٹ: منیٰ حدود حرم میں ہے البتہ مزدلفہ جسے آج کل نیو منیٰ کا نام دے دیا

گیاہےاس کااکثر حصہ حدودحرم سے باہر ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والوں کے لئے طوافِ قدوم نہیں ہے، یہ طوافِ زیارت میں رمل کریں اوراس کے بعدحج کی سعی کریں،لیکن اگرحج کی سعی منٰی جانے سے پہلے کرنا چاہے،تواس کے لئےضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کرایک نفلی طواف کرے اوراس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رمل کرے، پھرملتزم کی دعا، دوگانۂ طواف،آبِ زم زم پی کراورحجراسود کےنویں استلام کے بعد صفااورمروہ کی سعی کرے۔

نوٹ: حج تمتع کرنے والے کے لئے افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرے۔

نوٹ: حج کی سعی کے لئے کئے جانے والے نفلی طواف اورطواف تحیہ میں فرق یہ ہے کہ حج کی سعی کے لئے کئے جانے والے نفلی طواف کے لئے حج کااحرام شرط ہے جبکہ طواف تحیہ کے لئے کسی قسم کااحرام شرط

نہیں۔

مسئلہ: مفرد (حج افراد کرنے والا) جو پہلے ہی سے حالت احرام میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکّہ پہنچنے کے ساتھ ہی کرلیا ہوگا، اس کے لئے افضل ہے کہ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے، اور 8 ذِی الحجہ کو کوئی اور کام کئے بغیر مِنٰی روانہ ہوجائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی مِنٰی جانے سے پہلے کرنا چاہے تو مذکورہ بالا طریقے پر نفلی طواف اور حج کی سعی کرے اور پھر مِنٰی روانہ ہوجائے۔

مسئلہ: 8 ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منٰی روانہ ہونا سنّت ہے، لیکن آج کل حجاج کی کثرت تعداد اور ہجوم کی وجہ سے معلّم مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے منٰی بھیجنا شروع کردیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منٰی جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلے جائیں۔

مسئلہ: 8 ذی الحجہ کو منٰی پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹ ذی الحجہ کی فجر پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے، رات کو مِنٰی میں قیام کرے، نمازیں

جماعت سے ادا کرے۔

مسئلہ: آج کی رات اور 10 اور 11 ذی الحجہ کی رات منٰی ہی میں گزارنا سنت ہے، اپنی تھوڑی سی راحت کے لئے اس عظیم سنت سے محروم نہ ہوں اور ہو سکے تو 13 ذی الحج کی رات بھی منٰی ہی میں قیام کریں۔

مسئلہ: آج کل ہجوم کی وجہ سے منٰی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں اور بعض لوگ اسے منٰی جدید (نیو منٰی) بھی کہتے ہیں، حالانکہ وہ مزدلفہ ہی ہے، یاد رہے کہ منٰی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ حضرات جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کے لئے منٰی آ جائیں تا کہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہو جائے۔

9 ذی الحجہ کے اعمال

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد تکبیراتِ تشریق شروع ہو جاتی ہیں، 9 ذی الحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذی الحجہ کی عصر تک فرض نمازوں کے

بعد ایک بار تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذِی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد اوّل تکبیر تشریق کہنی چاہئے اس کے بعد تلبیہ، یاد رہے کہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے، باقی ایام میں صرف تکبیر تشریق کہی جاتی ہے۔

مسئلہ: یاد رہے کہ 9 ذِی الحجہ سے 12 ذِی الحجہ تک بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے۔

وقوفِ عرفات

مسئلہ: وقوف سے مراد 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے 10 ذِی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک وادی عرنہ کے علاوہ میدانِ عرفات

کے کسی حصّہ میں، کسی وقت بھی قیام کرنا، یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز "اسفار" یعنی خوب اجالے میں (منٰی میں) پڑھے اور جب سورج نکل آئے، تو عرفات کو روانہ ہو، 9 ذی الحجہ سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا خلاف سُنّت ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت تعداد اور ہجوم کی بناء پر بعض اوقات مجبوراً رات ہی میں عرفات جانا پڑتا ہے۔

مسئلہ: وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، وہ یہ کہ جو شخص دن میں زوالِ آفتاب کے بعد غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروبِ آفتاب تک عرفات میں رہنا واجب ہے۔

مسئلہ: وقوفِ عرفات کے لئے نیّت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اگر نیّت نہ کی تب بھی وقوف ہو جائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس

طرح ہوسکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے وقت، بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض ونفاس وجنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوفِ عرفات ہوجاتا ہے۔

رکن وقوف

مسئلہ: وقوف عرفہ کا رکن میدان عرفات میں موجود ہونا ہے، چاہے ایک لمحہ ہی کے لئے ہو، چاہے نیت ہو یا نہ ہو، سوتے ہوئے ہو یا بیداری میں، بے ہوشی کی حالت میں ہو یا افاقہ کی حالت میں ہو خوشی سے ہو یا زبردستی سے یا دوڑتا ہوا گزر جائے، رکن ادا ہوجائے گا۔

مسئلہ: وقوف کے وقت میں اگر ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں داخل نہیں ہوا تو وقوف نہیں ہوا۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض ونفاس جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ: نویں ذی الحجہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حد سے نکل

آئے گا تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر عرفات میں واپس آجائے گا تو دم ساقط ہوجائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گا تو دم ساقط نہ ہوگا۔

مستحباتِ وقوف عرفات

١. زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔
٢. وقوف کی نیت کرنا۔
٣. قبلہ رخ ہوکر وقوف کرنا۔
٤. وقوف کھڑے ہوکر کرنا افضل ہے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔
٥. دھوپ میں کھڑا ہو، یعنی اگر ہوسکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑا نہ ہو، ورنہ سایہ اور خیمہ میں وقوف کرے اور غروبِ آفتاب تک خوب رو رو کر دُعا اور استغفار کرے۔
٦. دعا کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔
٧. دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔

۸ دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا اور حضور ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا کے ختم پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا اور حضور ﷺ پر درود بھیجنا اور آمین کہنا۔

عرفات کے احکام

مسئلہ: عرفات مکہ مکرمہ کے مشرق کی جانب، تقریباً 9 میل اور منیٰ سے 6 میل کے فاصلے پر ایک میدان ہے، نویں تاریخ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت اس میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لمحہ ہی کے لئے ہو، حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

مسئلہ: عرفات میں جس جگہ ٹھہرنا چاہے ٹھہرے، لیکن راستہ میں نہ ٹھہرے اور لوگوں کے ساتھ ٹھہرے، لوگوں سے علیحدہ کسی جگہ میں ٹھہرنا، یا راستہ میں ٹھہرنا مکروہ ہے، جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت اور ہجوم اور راستے سے ناواقفیت کی بناء پر جبل رحمت تک پہنچنا ایک مشکل کام ہے اور میدان عرفات کا ایک

ایک لمحہ قیمتی ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ بجائے جبل رحمت تلاش کرنے کے اپنے خیموں ہی میں وقوف عرفات کرے اور دعا وغیرہ میں مشغول رہے۔

مسئلہ: بطن عرنہ میں ٹھہرنا جائز نہیں، بطن عرنہ ایک وادی ہے، جو مسجد عرفات سے مغرب کی جانب بالکل متصل ہے، مسجد نمرہ کا ایک حصہ اسی وادی میں واقع ہے، لہٰذا مسجد نمرہ کے اس حصے میں ٹھہرنے سے وقوف ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دُعا اور درود وغیرہ کثرت سے پڑھتا رہے، جب زوال ہوجائے تو وضو کرے، غسل کرنا افضل ہے، ضروریات (کھانا پینا وغیرہ) سے زوال سے پہلے ہی فارغ ہوجائے اور زوال ہوتے ہی ذکر واذکار اور دعا میں مشغول ہوجائے۔

مسئلہ: عرفات میں وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے، شرط اور واجب نہیں ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح ہوسکے، سوتے، جاگتے، وقوف

کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا، درود شریف، دُعا، اذکار اور تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے اور خوب عاجزی کے ساتھ دُعا کریں، اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے دُعا کریں اور قبولیت کی امید قوی رکھیں اور دُعا و درود، تکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَرُ) وتہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ) وغیرہ تین تین مرتبہ پڑھیں، دُعا کے شروع اور آخر میں تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰه)، تحمید (اَلْحَمْدُلِلّٰه)، تہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ) وتکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَرُ) اور درود پڑھیں۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک دُعا وغیرہ کرتا رہے اور دُعا کے درمیان میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھتا رہے۔

مسئلہ: اگر مجمع کے ساتھ کھڑا ہونے میں ہجوم اور تشویش کی وجہ سے توجہ حاصل نہ ہو اور تنہائی میں توجہ حاصل ہو، تو تنہا کھڑے ہونا افضل

ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا اوران میں مخلوط ہونا منع ہے۔

مسئلہ: دعا واذکار وغیرہ آہستہ آواز میں کرے تاکہ دوسروں کی دعا میں خلل واقع نہ ہو۔

مسئلہ: وقوف کے وقت جس قدر ذکر و دعا ہو سکے ان میں کمی نہ کرے، پتا نہیں یہ وقت دوبارہ نصیب ہو یا نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ چوتھا کلمہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ

سو مرتبہ پوری سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت

سو مرتبہ درود شریف اس طرح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

پڑھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو......! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درورد بھیجا؟ میں نے اس کو بخش دیا، اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا، تو قبول کروں گا۔

اسی طرح میدان عرفات میں سو مرتبہ تیسرا کلمہ بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ

مسئلہ: اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑا نہ ہو، لیکن اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑا ہو جائے اور غروب آفتاب تک خوب رو رو کر دعا کرے اور توبہ واستغفار کرے۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں اگر مسجد نمرہ میں امام حج کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ادا کریں گے، تو ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جائے گا، اور اگر اپنے جائے قیام میں اپنے طور پر ظہر اور عصر کی نماز باجماعت یا انفرادی طور پر ادا کریں گے، تو دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت میں ہی ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ: وقوف عرفات کا وقت انتہائی قیمتی وقت ہے، اس مبارک وقت کو فضول بحث مباحثہ میں ضائع نہ کریں، اگر خوش قسمتی سے آپ کے ساتھ کوئی مستند عالم دین ہوں اور وہ حج کا تجربہ بھی رکھتے ہوں تو ان کی دی گئی ہدایات پر عمل کریں اور بلاوجہ ان سے نہ الجھیں۔

وقوفِ مُزدلفہ

9 ذی الحجہ کو آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائے، مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھا کر کے عشاء کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز

سے فارغ ہوکر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے۔

وقوفِ مزدلفہ کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف 10 ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ واجباتِ حج میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہے، عورتیں، بچے اور بوڑھے اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہریں تو ان پر دم واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے نہیں ٹھہرے گا، تو اس پر دم واجب ہوگا۔

مستحب یہ ہے کہ مزدلفہ سے رمی کے لئے کنکریاں اٹھائی جائیں، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے کم ازکم ستّر (70) کنکریاں چُن لیں، جو کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر ہوں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ لیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے حاصل کرنا مشکل ہوجائے گا۔

نوٹ: شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں البتہ مزدلفہ سے جمع کرنا مستحب اور جمرات کے قریب سے اور کسی ناپاک جگہ سے اٹھانا مکروہ ہے۔

صبح صادق ہوجانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں اور تسبیح وتہلیل کریں، بعض لوگ منٰی جانے کی جلدی میں فجر کے وقت سے پہلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور مزدلفہ سے مِنٰی کو روانہ ہوجاتے ہیں، ان سے ہوشیار رہیں اور ہرگز کسی کی اذان کا اعتبار نہ کریں، بلکہ اپنی گھڑی کے اعتبار سے جب صبح صادق ہوجائے تو اس کے بعد فجر کی نماز پڑھیں، اس کے بعد وقوف سے فارغ ہوکر منٰی روانہ ہوجائیں۔

10 ذی الحجہ

10 ذِی الحجہ کو مزدلفہ سے منٰی آکر سب سے پہلے جمرۂ عقبٰی (بڑے شیطان) کی رمی (کنکریاں ماریں) کریں، اس کے بعد قربانی اور پھر سر کے بال منڈواکر یا کترواکر احرام کھول دیں، ان سب کاموں سے فارغ ہوکر بیت اللہ آجائیں اور طواف زیارت ادا کریں، یہ حج کا ایک بڑا رکن ہے، اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے، طواف زیارت ادا کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں، جس طرح عام طواف کیا جاتا ہے طواف

زیارت بھی اسی طرح ادا کیا جاتا ہے، اگر حج کی سعی پہلے ادا نہیں کی تو طواف زیارت میں رمل بھی کریں اور اس کے بعد حج کی سعی کر لیں، طواف زیارت اور سعی کی ادائیگی کے بعد منٰی واپس آجائیں اور رات وہیں قیام کریں۔

مسائل رمی

مسئلہ: شیطان کو کنکریاں مارنے کو رمی جمار کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: رمی جمار واجب ہے، نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: کنکریاں مارنے کی جگہ پر جو ستون بنے ہوئے ہیں، ان ستونوں کے آس پاس جہاں کنکریاں جمع ہو جاتی ہیں وہی جگہ جمرہ کہلاتی ہے، اس لئے کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں کہ ستون کے پاس یا اس کے قریب گریں، اگر وہ ستون کی جڑ سے تین ہاتھ یا اس سے زائد فاصلہ پر گریں تو دُور سمجھی جائیں گی اور ادا نہیں ہوں گی، ان کو دوبارہ مارنا ہوگا، ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکرے بنانا مکروہ ہے، جمرہ

کے نزدیک سے کنکریاں جمع کرنا، مسجد سے کنکریاں اٹھانا یا نجس جگہ سے اٹھانا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھولیا جائے۔

مسئلہ: ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں، جن کو علیحدہ علیحدہ مارنا ضروری ہے، اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ میں مار دے، تو ایک ہی شمار ہوگی اگر چہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی تعداد پوری کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: سات کنکریوں سے زائد کنکریاں مارنا مکروہ ہے، شک ہوجانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کِسی نے ❶ تینوں دنوں کی رمی بالکل ترک کردی، ❷ یا ایک دن کی رمی ساری ترک کردی، ❸ یا پہلے دن کی چار کنکریاں، ❹ یا باقی دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کردیں، تو ان سب صورتوں میں دم واجب ہوگا، یہ صورت ایک دن میں پیش آجائے یا تینوں دنوں میں

ایک ہی دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں ترک کردیں، تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دوکلو گیہوں واجب ہوگا۔

مسئلہ: رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دُور ہونا شرط نہیں ہے، جہاں سے بھی رمی کرے گا رمی ہوجائے گی، لیکن سنّت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑے ہوکر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ سے رمی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کنکری جس طرح چاہے پکڑ کر مارنا چاہے جائز ہے، البتہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔

مسئلہ: رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، جب کنکریاں مارے تو یہ پڑھے:

بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ رَغۡمًا لِّلشَّیۡطٰنِ وَرِضًی لِّلرَّحۡمٰنِ

مسئلہ: 10 ذِی الحجہ کو پہلے اور دوسرے جمرہ کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے جمرہ پر آئے، جسے ''جمرۂ عقبیٰ'' (بڑا شیطان) کہتے ہیں، اور اسے سات کنکریاں مارے۔

مسئلہ: جمرۂ عقبیٰ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ موقوف کردے۔

مسئلہ: 10 ذی الحجہ کو رمی کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے 11 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک ہے، ان اوقات کے درمیان رمی کرنے سے رمی ادا ہو جائے گی، البتہ 10 ذی الحجہ کے سورج طلوع ہونے کے بعد سے زوال آفتاب تک وقت مسنون ہے اور 10 ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے سورج غروب ہونے تک کا وقت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے، جبکہ سورج غروب ہونے کے بعد سے 11 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کا وقت مکروہ ہے، لیکن ہجوم کی

کثرت اور عذر شرعی کی صورت میں ان شاء اللہ امید ہے کہ کراہت نہیں رہے گی۔

مسئلہ: دوسرے اور تیسرے دن یعنی 11، اور 12، ذِی الحجہ کو تینوں جمروں پر رمی کرنے کا وقت زوالِ آفتاب سے اگلے دن کی صبح صادق سے پہلے تک ہے اور مسنون وقت زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک ہے، غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک کا وقت مکروہ ہے، اگر بلا عذر اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا اور وہ رمی جو قضا ہوئی تھی، اس کو ایام رمی میں کسی بھی دن کرنا لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں قضاء شدہ رمی کو نہ کیا، تو اب رمی کرنا ساقط ہو گیا اور صرف ایک دم لازم ہوگا۔

نوٹ: 11، اور 12، ذِی الحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ رمی کرے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: دیکھنے میں آیا ہے کہ بارہویں کے روز بعض معلّم اپنے حجاج کو زوال

سے پہلے ہی رمی کروا کر مکہ مکرمہ روانہ کر دیتے ہیں، حجاج کو چاہئے کہ ان کے کہنے پر عمل نہ کریں، ورنہ جیسا کہ پہلے لکھا ہے ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چوتھے روز یعنی 13 ذِی الحجہ کو صبح صادق تک منٰی میں رہا تو تینوں جمروں کی رمی کرنا واجب ہوگا، تینوں جمروں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال سے لیکر غروب تک ہے، زوال سے پہلے کا وقت مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ: 11 اور 12 ذِی الحجہ کو اور اگر منٰی میں 13 ذِی الحجہ کو بھی رہا تو کنکریاں اس ترتیب سے ماری جاتی ہیں، پہلے جمرۂ اُولٰی پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کے بعد جمرۂ وسطٰی یعنی بیچ والے پر اور آخر میں جمرۂ عقبٰی پر، یہ ترتیب سنّت ہے۔

مسئلہ: 11 اور 12 ذِی الحجہ کو اور 13 ذِی الحجہ کو بھی اگر منٰی میں رہا تو جمرۂ

اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر دعا مانگے، کم از کم اتنی دیر جس میں 20 آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں، اس طرح دُعا کرنا سنت ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا سنّت ہے، لیکن جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دُعا کے لئے ٹھہرنا سنّت نہیں ہے۔

مسئلہ: رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر کرنا اور کنکریوں کے مارنے میں وقفہ کرنا مکروہ ہے، اس طرح ایک جمرہ کی رمی کے بعد دوسرے جمرہ کی رمی میں علاوہ دُعا کے تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمی کرنے کے لئے جمرہ کے پاس کھڑے ہوتے وقت کسی خاص رخ کی طرف کھڑا ہونا شرط نہیں ہے، جس طرف سے موقع ہو اس طرف سے رمی کرے۔

مسئلہ: رمی میں بغیر عذرِ شرعی کسی کو نائب یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے، عذرِ شرعی

کی صورت میں جائز ہے، عذرِ شرعی ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی
وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے، یا جمرات تک سوار ہوکر
پہنچنے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کی شدّت کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل
چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری نہ ملتی ہو، ایسا شخص معذور ہے، وہ اپنی
طرف سے دوسرے آدمی کو نائب بنا کر رمی کرسکتا ہے، جو لوگ اس
تفصیل کے مطابق شرعًا معذور نہ ہوں انہیں ہجوم کی کثرت کی وجہ
سے رمی چھوڑ دینا یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے بلکہ خود رمی کرنا واجب
ہے، اگر صرف ہجوم کی وجہ سے خود رمی نہیں کرے گا، تو دم لازم ہوگا،
خیال رہے کہ ایک دن کی رمی میں اس طرح کی کوتاہی ہو یا تینوں
دنوں کی رمی میں، دم صرف ایک ہی واجب ہوگا۔

مسئلہ: فقہاء نے عورت اور بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے ہجوم کے خوف کو
عذر قرار دیتے ہوئے ان لوگوں کے لئے اِن اوقات میں رمی کرنے

کو درست اور جائز کہا ہے، جن اوقات میں تندرست لوگوں کے لئے رمی کرنا مکروہ ہے، ہجوم اور ضعف اور مرض کی وجہ سے ان معذور لوگوں کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی، وہ اوقات یہ ہیں۔

۱ 10 ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد یا غروبِ آفتاب کے بعد لیکن ۱۱ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے۔

۲ 11 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد لیکن 12 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے۔

۳ 12 ذی الحجہ کو مغرب سے پہلے منٰی چھوڑنا ضروری نہیں ہے، ہاں منٰی میں مغرب ہو جانے کی صورت میں منٰی سے نکلنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی بعد مغرب مکہ مکرمہ چلا گیا تو کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے عورت، بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے بہتر ہے کہ 12 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد اپنی رمی خود کرے اور پھر مکہ مکرمہ جائے، جیسا کہ پہلے

لکھا جاچکا ہے کہ ان کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی۔

مسئلہ: کنکریاں پھینکنے میں موالات (پے در پے) ہونا سُنّت مؤکدہ ہے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص کسی معذور کی طرف سے رمی کرے، تو اس کو چاہئے کہ رمی کے پہلے دن یعنی 10 ذی الحجہ کو پہلے اپنی طرف سے جمرۂ عقبیٰ پر سات کنکریاں مارے اور پھر دوسرے شخص کی طرف سے اس کا نائب بن کر سات کنکریاں مارے، باقی دنوں میں پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات پر سات، سات کنکریاں مارے، پھر معذور کی طرف سے تینوں جمرات پر ترتیب وار رمی کرے، تا کہ کنکریوں اور تینوں جمرات کے درمیان موالات (پے در پے) ترک نہ ہو، لیکن ان دنوں ہجوم بہت زیادہ ہوگیا ہے، اس لئے اگر تینوں جمروں پر اپنی طرف سے کنکریاں مار کر، دوبارہ جمرۂ اولیٰ پر آنا اور معذور کی طرف سے کنکریاں مارنا

مشکل ہوتو ہر جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے اور پھر معذور کی طرف سے کنکریاں مارے، ہجوم کی کثرت کی وجہ سے افضل پر عمل نہ کرنے کی گنجائش ہے۔

مسئلہ: رمی کی راتوں میں رات کو منٰی میں رہنا سُنّت ہے، منٰی کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا مکروہ ہے، چاہے مکہ مکرمہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصّہ بھی کسی دوسری جگہ گزارنا مکروہ ہے، لیکن طوافِ زیارت کے سلسلہ میں اگر مکہ مکرمہ یاراستہ میں زیادہ وقت لگ جائے تو مضائقہ نہیں، یہاں بھی نمازیں اہتمام سے جماعت کے ساتھ ادا کریں، ذکر، دعااور توبہ، استغفار زیادہ سے زیادہ کریں۔

نوٹ: جن حجاج کرام کے خیمے مزدلفہ میں ہوں جسے آج کل منٰی جدید (نیومنٰی) بھی کہتے ہیں ان حجاج کرام کو بھی چاہئے کہ رات کا کچھ حصہ منٰی میں گزاریں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں سنت ادا ہوجائے۔

مسئلہ: کنکر کا پھینکنا ضروری ہے، جمرہ (شیطان) کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ: ہاتھ سے رمی کرے اگر کمان یا تیر وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: کم عقل، مجنون، بچہ اور بے ہوش اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر فدیہ واجب نہیں، البتہ اگر مریض رمی نہ کرے گا تو رمی نہ کرنے کی جزا واجب ہوگی۔

مسئلہ: کنکری کا زمین کی جنس سے ہونا شرط ہے، کسی اور چیز سے رمی ادا نہیں ہوگی۔

قیام منٰی اور قربانی

10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی سے فارغ ہو کر شکر حج کی قربانی کرے۔

مسئلہ: حاجی کے لئے دو قربانیاں ہیں، ایک قربانی وہ ہے جسے دم شکرانہ (حج کی قربانی) کہتے ہیں، یہ متمتع اور قارن پر واجب ہے اور مفرد کے

لئے مستحب ہے، دوسری قربانی عید الاضحٰی کی قربانی ہے جو ہر سال
واجب ہے، اس کے متعلق حاجی کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر وہ مسافر
ہے تو واجب نہیں ہے، البتہ اگر کرے گا تو مستحب اور ثواب ہے، اگر
حاجی مقیم اور صاحبِ نصاب ہے، تو اس پر واجب ہے۔

مسئلہ: عیدالاضحٰی یعنی بقرعید کی قربانی اپنے وطن میں بھی کرائی جاسکتی ہے،
البتہ حج کی قربانی حدودِ حرم میں کرنا لازم ہے۔

نوٹ: جو حجاج کرام عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں کرنا چاہیں، وہ اس
بات کا ضرور لحاظ رکھیں کہ ان کی قربانی عید کے مشترکہ ایام میں کی
جائے، ورنہ قربانی ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ: اس قربانی کے احکام عیدالاضحٰے کی قربانی کی طرح ہیں، جو جانور وہاں
جائز ہے، یہاں بھی جائز ہیں اور جس طرح وہاں اونٹ گائے، بھینس
میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، یہاں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

نوٹ: منیٰ میں چونکہ عید الاضحی کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں ہدی اور قربانی کے ذبح کے لئے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی کو دم شکر کہتے ہیں، اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور تقسیم بھی کر سکتے ہیں، البتہ وہ دم جو کسی جنایت کی وجہ سے لازم آئے اسے دم جبر کہتے ہیں، اس کا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے، خود استعمال کرنا یا مال داروں کو کھلانا جائز نہیں۔

مسئلہ: دم چاہے دم شکر ہو یا کسی جنایت کی وجہ سے لازم آیا ہو، اسے حدود حرم میں ادا کرنا ضروری ہے اور منیٰ بھی حدود حرم میں داخل ہے۔

مسئلہ: قارن اور متمتع کو قربانی کے وقت، قران یا تمتع کی قربانی کی نیّت کرنا ضروری ہے، ورنہ حج کی قربانی نہیں ہوگی، اگر کسی دوسرے کے ذریعہ قربانی کروائیں تو اسے بتادیں کہ قران یا تمتع کی نیّت کر کے قربانی کرے۔

مسئلہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی طرف سے اور اپنی تمام اُمّت کی طرف سے

قربانی کی تھی، اس لئے اُمّت کو بھی چاہئے کہ اپنی قربانی کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف سے بھی ایک قربانی کیا کریں، جن حضرات کے پاس مالی گنجائش ہو اس کا خاص خیال رکھیں، بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ گنجائش پیدا کرے۔

قیامِ منیٰ اور سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

مسئلہ: قربانی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اپنے سر کے بال منڈوائیں۔

مسئلہ: حج کرنے والوں کے لئے حلق یا قصر کا مِنٰی میں کروانا سنّت ہے، حلق یا قصر کرواتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا اور دائیں جانب سے حلق یا قصر شروع کرنا بھی سنّت ہے۔

مسئلہ: مفرد (حج افراد کرنے والے) پر قربانی مستحب ہے واجب نہیں، لیکن پہلے رمی کرنا اور اس کے بعد حجامت کروانا واجب ہے۔

مسئلہ: متمتع اور قارن کے لئے واجب ہے کہ پہلے رمی کرے، پھر قربانی اور اس کے بعد حجامت بنائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اسی ترتیب سے

ارکان ادا کئے تھےلہٰذا اس ترتیب کو قائم رکھنا ضروری ہے، اس لئے اسی ترتیب کے مطابق ارکان ادا کریں۔

مسئلہ: اگرکسی ادارے یا شخص کے ذریعہ قربانی کروا رہے ہوں تو یہ اعتماد اور یقین ہونا چاہیئے کہ قربانی بتلائے ہوئے وقت پر ہوگئی ہے، ورنہ خلاف ترتیب ہونے کی وجہ سے دم لازم ہوجائے گا۔

مسئلہ: حلق یا قصر کے بعد حاجی کے لئے ممنوعات احرام کی پابندی ختم ہوجاتی ہے، یعنی خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا، کسی بھی جگہ کے بال کاٹنا، سلے ہوئے، کپڑے پہننا، سر اور چہرہ ڈھانکنا، یہ سب کام جائز ہوجاتے ہیں، البتہ میاں بیوی کے آپس کے خاص تعلقات حلال نہیں ہوتے، وہ طوافِ زیارت کے بعد حلال ہوتے ہیں۔

مسئلہ: اگر حج کے تمام افعال سوائے حلق اور طواف زیارت کے ادا کر لئے ہیں تو حاجی خود اپنا بھی حلق کرسکتا ہے اور دوسروں کا بھی، ورنہ نہیں۔

طوافِ زیارت

مسئلہ: رمی، قربانی اورحجامت کے بعد عام طور پر جوطواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ زیارت کہتے ہیں، طوافِ زیارت میں ترتیب واجب نہیں ہے، اس لئے رمی، قربانی اورحجامت سے پہلے یا بعد میں یا درمیان میں کرے تب بھی جائز ہے مگر خلافِ سنّت ہے، سُنّت یہ ہے کہ حجامت کے بعد طواف زیارت کرے۔

مسئلہ: اگر مِنٰی روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی، توطواف زیارت میں رمل اور اضطباع بھی کرنا ہوگا اور اگر احرام سے فارغ ہوکر طواف زیارت عام کپڑوں میں کر رہے ہیں تو صرف رمل کرنا ہوگا اور اس طواف کے بعد حج کی سعی بھی کرنی ہوگی، یہ طواف حج کا رکن اور فرض ہے، دسویں ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے اور بارہویں ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک کرنا جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے، یعنی ہر حال میں کرنا ہوگا، اس

لئے کہ یہ حج کا رکن ہے اور رکن کا بدل کوئی اور چیز نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: اگر طواف زیارت 12 ذی الحجہ کے غروب کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی نے طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس کے لئے اس کی بیوی حلال نہیں ہوگی، چاہے کتنا ہی طویل عرصہ گزر جائے۔

مسئلہ: اگر طوافِ زیارت سے پہلے اور وقوفِ عرفہ کے بعد جماع (ہمبستری) کرلیا تو اگر حلق سے پہلے ایسا کیا، تو اس پر مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہوگا اور اگر حلق کے بعد ایسا کیا ہے تو بکری ذبح کرنا لازم ہوگی، البتہ حج فاسد نہیں ہوگا لیکن طوافِ زیارت پھر بھی کرنا ہوگا، طوافِ زیارت ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور حج پورا کرنے کی وصیّت کر جائے، تو طوافِ زیارت کے بدلے "بدنہ" یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرنا واجب ہوگا اور اس کی طرف سے طواف

زیارت بھی کیا جائے گا۔

مسئلہ: اگر سعی طوافِ قدوم کے ساتھ کر چکا ہے تو طوافِ زیارت میں نہ تو رمل کرے اور نہ ہی اضطباع کرے۔

مسئلہ: اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کی ہو تو طواف زیارت کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرے اور طواف مکمل کرنے کے بعد نمازِ طواف پڑھ کر استلام کرے اور پھر حج کی سعی کرے۔

مسئلہ: عام طور پر حلق یا قصر کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن لئے جاتے ہیں اور طوافِ زیارت سلے ہوئے کپڑوں میں ادا کیا جاتا ہے لہٰذا ایسی صورت میں طواف زیارت کے بعد حج کی سعی بھی سلے ہوئے کپڑوں ہی میں ادا کی جائے گی اور طواف زیارت کے پہلے تین چکروں میں رمل ہوگا، لیکن اضطباع نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کا موقع ختم ہو چکا۔

مسئلہ: عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہویں تاریخ کے

سورج غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے مسجد میں جا کر پورا طواف زیارت یا طواف کے چار پھیرے کرسکتی ہے اور اس نے ایسا نہیں کیا تو اس پر دم واجب ہوگا اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو معلوم ہو کہ حیض کے ایام آنے والے ہیں اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف زیارت یا چار پھیرے کرسکتی ہے لیکن اس نے نہیں کیا اور حیض آ گیا، پھر ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا۔

نوٹ: طوافِ زیارت سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ سے مِنٰی واپس آ جائے، رات کو مِنٰی میں رہنا سنّت ہے، مِنٰی کے علاوہ کسی اور جگہ رات کو رہنا مکروہ ہے، لیکن طوافِ زیارت کی وجہ سے اگر مکہ مکرمہ یا راستہ میں زیادہ وقت لگ جائے تو مضائقہ نہیں۔

11 ذی الحجہ

آج کا دن بھی منٰی میں ہی گزارنا ہے اور آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوگا، سب سے پہلے جمرہ اولیٰ کی رمی کریں جو مسجد خیف کے سب سے قریب ہے، اس کے بعد اس کے بعد والے جمرہ یعنی جمرہ وسطیٰ کی اور اخیر میں جمرہ عقبیٰ کی رمی کریں۔

مسئلہ: جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ میں سے ہر ایک کی رمی کرنے کے بعد راستے سے ایک طرف ہٹ جائیں اور قبلہ رخ ہوکر دعا مانگیں، البتہ جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگی جائے۔

مسئلہ: آج رات بھی منٰی ہی میں قیام کرنا ہے۔

نوٹ: گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کرلی تو رمی ادا نہ ہوگی دوبارہ کرنا لازم ہوگی، اور دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

12 ذی الحجہ

آج کا دن بھی منٰی میں ہی گزارنا ہے اور آج بھی تینوں جمرات کی رمی اسی ترتیب سے کرنی ہوگی جس ترتیب سے 11 ذی الحجہ کو بیان اور اس میں بھی ان تمام امور کا لحاظ رکھنا ہوگا جو 11 ذی الحجہ کے ذیل میں بیان ہوئے۔

نوٹ: غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے روانہ ہوجائیں، غروب کے بعد منٰی سے جانا مکروہ ہے اور اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں رہتے ہوئے ہوگئی تو پھر 13 ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔

13 ذی الحجہ

اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں رہتے ہوئے ہوگئی تو اس صورت میں 13 ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی اور یہ بھی اسی طرح ادا ہوگی جس طرح 12 ذی الحجہ میں ادا کی گئی تھی۔

حج الحمد للہ مکمل ہوگیا، اب حج کے واجبات میں سے صرف ایک واجب

طواف وداع باقی رہ گیا ہے، گھر روانہ ہونے سے پہلے اس واجب کو بھی ادا کرلیں اور واپسی تک جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کو غنیمت جانیں اور خوب عبادات، طواف اور نوافل میں مشغول رہیں۔

مسائل طواف وداع

مسئلہ: طواف وداع آفاقی حاجی پر واجب ہے، خواہ حج افراد کیا ہو یا قران یا تمتع بشرطیکہ عاقل، بالغ ہو معذور نہ ہو۔ اہل حرم، اہل میقات، مجنون، نابالغ اور جس عورت کو واپسی کے وقت حیض یا نفاس آجائے، اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: طواف وداع مکی حلی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف وداع کا اوّل وقت طواف زیارت کے بعد ہے، اگر کسی نے سفر کا ارادہ کیا اور طواف وداع کرلیا پھر اس کے بعد مزید قیام کا ارادہ ہوگیا تو اس کا طواف وداع ادا ہوگیا ہے، دوبارہ کرنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں واپسی کے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا

مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف وداع کا آخر وقت معین نہیں، جس وقت چاہے کرے، اگر سال بھر مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بعد بھی کرے گا تب بھی ادا ہوجائے گا، قضاء نہیں ہوگا۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہوکر طواف وداع کرے اور اس کے بعد فوراً سفر شروع کردے۔

مسئلہ: حائضہ عورت مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوجائے تو اس پر واپس آکر طواف وداع کرنا واجب ہے اور اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی، تو واپس آنا اور طواف وداع کرنا واجب نہیں۔

مسئلہ: جو شخص بلا طواف وداع کے مکہ مکرمہ سے چلا جائے، تو جب تک میقات سے نہ نکلا ہو، اس پر مکہ مکرمہ واپس آکر طواف کرنا واجب ہے، اور اگر میقات سے آگے نکل گیا ہے تو اب اس کو اختیار ہے کہ

چاہے دم بھیج دے اور چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے اور پہلے عمرہ ادا کرے پھر اس کے بعد طواف وداع ادا کرے، لیکن اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ دم بھیج دے کیونکہ اس میں مساکین کا نفع ہے۔

مسئلہ: طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف زیارت کے لئے خاص نیت کرنا شرط نہیں ہے کہ فلاں طواف کرتا ہوں، بلکہ اس طواف کے وقت میں صرف طواف کی نیت کافی ہے، مثلاً مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت اگر طواف کیا تو طواف قدوم ادا ہو جائے گا، اسی طرح ایام نحر میں طواف کرنے سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور واپسی کے وقت طواف کرنے سے طواف وداع ادا ہو جائے گا، اگر کسی نے طواف زیارت کے بعد نفل طواف ادا کیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: طواف وداع کرتے ہوئے، زیادہ سے زیادہ حزن و ملال کی کیفیت

اپنے دِل میں پیدا کی جائے اور اللہ نصیب فرمادے تو روتے ہوئے دِل اور بہتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ طواف کیا جائے ، ملتزم اور مقامِ ابراہیم پر بھی دُعا کے وقت یہ فکر ہو کہ معلوم نہیں ، کہ اس کے بعد ان مقدس مقامات پر اللہ کے حضور میں ہاتھ پھیلانے کی سعادت کبھی میّسر آئے گی یا نہیں۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد حجر اسود کا استلام کرے اور اگر ہو سکے تو باب وداع سے بیت اللہ کی طرف حسرت سے دیکھتا ہوا ، اور روتا ہوا مسجد سے باہر نکلے اور دروازے پر کھڑا ہو کر بھی دعا مانگے۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد اگر موقع ہو تو مسجد حرام میں جانا ، نمازیں ادا کرنا ، نفلی طواف کرنا اور نفلی عمرے کرنا جائز ہے ، طواف وداع کے بعد نماز کا وقت ہو جائے تو حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو یہ سمجھ کر محروم رکھنا کہ طواف وداع کے بعد مسجد میں نہیں جا سکتا یہ سراسر جہالت ہے۔

مسئلہ: عورت اگر حالت حیض یا نفاس میں ہو اور مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت اسی حالت میں آجائے تو اس پر طواف وداع کرنا واجب نہیں، البتہ مسجد کے دروازے پر آکر دعا مانگے اور مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کی جدائی پر آنسو بہاتے ہوئے مکہ مکرمہ سے واپس آئے۔

مسائل تمتع

مسئلہ: حج تمتع کرنے والے پر دم شکر ادا کرنا واجب ہے، 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبیٰ کی رمی کرنے کے بعد متمتع دم شکر کا جانور ذبح کرے گا۔

مسئلہ: متمتع 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام حدود حرم میں جس جگہ سے چاہے باندھ سکتا ہے، مسجد حرام اور مسجد حرام میں حطیم میں باندھنا افضل ہے۔

مسئلہ: آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد اگر متمتع حج کی سعی پہلے ہی سے کرنا چاہے تو ایک نفلی طواف کے بعد حج کی سعی کر سکتا ہے۔

مسئلہ: متمتع کے لئے طَوافِ قدوم نہیں ہے، عمرہ کے بعد جس قدر چاہے نفلی طواف کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حج کے مہینوں (یکم شوال تا 10 ذی الحجہ) میں عمرہ کیا اور اپنے اصلی گھر واپس نہ آیا تو اب ایسا شخص حج تمتع ہی کر سکتا ہے، حج افراد یا قران نہیں کر سکتا، لہٰذا وہ حجاج کرام جو عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ چلے جاتے ہیں، مدینہ منورہ سے واپسی پر ان کا حج تمتع ہی کہلائے گا، چاہے وہ مدینہ منورہ سے واپسی پر عمرے کا احرام باندھ کر آئیں یا صرف حج کا۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والے کے لئے عمرے کے بعد ایام حج سے پہلے بجائے عمرے کے طواف کرنا افضل ہے۔

عورت کے حج کا طریقہ

عورتیں بھی حج کے تمام افعال مردوں کی طرح کریں گی، لیکن چند اُمور میں ان کے لئے مردوں سے مختلف حکم ہے اور چند امور عورتوں ہی کے ساتھ مخصوص میں ان سب کی تفصیل یہ ہے:

مسئلہ: جس عورت پر حج فرض ہوجائے لیکن ساتھ جانے کے لئے محرم نہ ہوتو حج کا ارادہ محرم ملنے تک مؤخر کردے، بغیر محرم کے سفر نہ کرے کیونکہ یہ حرام ہے، عمر بھر محرم نہ ملے تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: عدت والی عورت کے لئے ایام عدت میں حج کا سفر جائز نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے احرام کا لباس ان کے روزمرہ کے استعمال کا سادہ لباس ہے، البتہ موزوں اور دستانوں کا نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: سر کا ڈھانکنا اور چہرے کا پردہ جس طرح عام حالات میں لازم ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی لازم ہے، لیکن حالت احرام میں اس بات کا خیال رکھے کہ پردہ کرتے ہوئے کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ: وضو کرتے ہوئے سر کا مسح سر پر بندھے ہوئے کپڑے پر کرنے سے ادا نہیں ہوگا، بلکہ کپڑا اٹھا کر بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتیں تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھیں۔

مسئلہ: عورتیں طواف میں رمل نہ کریں۔

مسئلہ: اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو بیت اللہ سے دور رہ کر طواف کریں، مردوں کے ساتھ مخلوط ہو کر طواف نہ کریں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں طواف شروع کریں کہ نماز کی جماعت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو جائیں کہ نماز کے لئے عورتوں کے مجمع میں پہنچ جائیں۔

مسئلہ: طواف کے بعد مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو کسی اور جگہ طواف کی دو رکعت ادا کریں۔

مسئلہ: سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان مردوں کی طرح دوڑ نہ لگائیں، بلکہ درمیانی چال چلیں۔

مسئلہ: احرام سے فارغ ہونے کے وقت تمام سر یا چوتھائی سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو احرام کی نیت سے غسل کر لے، اس غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اگر غسل نقصان

دہ ہوتو وضو کر کے احرام کی نیت کر لے، احرام کے نفل نہ پڑھے بلکہ قبلہ رو ہو کر صرف دعا مانگ لے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو اس سے احرام ختم نہیں ہوتا، لیکن اس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، پاک ہو جانے کے بعد ارکان ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال کتر کر احرام سے حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایام شروع ہو جائیں تو اس حالت میں مسجد میں نہ جائے اور اپنا وقت ذکر ودعا میں گزارے۔

مسئلہ: اگر ایام کی حالت میں 8 ذی الحجہ آ جائے تو اسی حالت میں حج کا احرام باندھے، تلبیہ پڑھے اور منٰی روانہ ہو جائے، منٰی، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھے، بلکہ ذکر ودعا میں مشغول رہے۔

مسئلہ: 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد بھی پاک نہ ہوئی ہو تو طواف زیارت کو مؤخر کرے، اگر اس عذر کی وجہ سے

طواف زیارت اپنے مقررہ وقت سے مؤخر بھی ہوگیا تو دم لازم نہیں ہوگا، لیکن یہ یاد رہے کہ جب تک طواف زیارت ادا نہیں ہوگا، حج مکمل نہیں ہوگا اور اپنے شوہر کیلئے حلال بھی نہیں ہوگی اور طواف زیارت کا کوئی بدل بھی نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف ایام شروع ہوجائیں اور طواف کے بعد سعی کرنی ہو، تو طواف وسعی دونوں ہی نہ کرے، بلکہ پاک ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ: اگر طواف مکمل ہونے کے بعد ایام شروع ہوجائیں اور اس طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اب سعی کرلے، کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں اور سعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف زیارت نہیں کیا اور واپسی کا وقت آگیا، تو اپنی واپسی مؤخر کردے، کیونکہ طواف زیارت کا کوئی بدل نہیں اور طواف زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف وداع نہیں کیا اور واپسی کا وقت آ گیا تو طواف وداع کا چھوڑ دینا اس عذر کی وجہ سے جائز ہے اور اس عذر کی وجہ سے دم بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از سعد عبدالرزاق)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے کتنا پیارا یہ نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں نے لئے ایک دوجے کے بوسے

لیا جب کسی نے بھی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزمل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے اعلی و ارفع مقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عرش پر ہیں احمد فرش پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سب سے ہی بالا مقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بڑھا اس سے آگے تو جل جاؤں گا میں

کہا جبریل نے اے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خود سے آگے بڑھے پہنچے قصر دنا کو
رب سے باتیں کریں میرے پیارے محمد ﷺ
روز محشر چھپا لینا دامن میں مجھ کو
اور دے دینا مجھ کو پناہ محمد ﷺ
سعد ان کی ثناء کا کہاں حوصلہ ہے
کیسے کر پاؤں گا میں ثناء محمد ﷺ
دوستوں کی ہے خواہش نعت ان کی لکھوں میں
جن کا مدح سرا خود ہے رب محمد ﷺ

مدینہ منورہ کا سفر

(حضرت سید رضی الدین فخری صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتاب سے ملخصاً ماخوذ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دوستو آؤ ہم بھی مدینے چلیں　　لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں　　چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

با خدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار

ہے کوئی اللہ کا بندہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے:

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہے کوئی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا، جو سرکار دو عالم، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں

اورہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جارہا ہے اورہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیقِ کائنات، محبوب رب العالمین ﷺ کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ہائے ہائے تکلیف! ایسی ویسی تکلیف جھیلی ہے کہ خدا کی پناہ! ایک دو سال نہیں شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ ﷺ حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے گئے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کردیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہوگیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت،

گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا، صرف اور صرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔ کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا...... نہیں ہرگز نہیں اور آج اُمّت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو، ہم کو اور سب کو معلوم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں:

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہو جائے۔

باخدا دیوانہ باش و بامحمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عقائد کو شریعت کے مطابق صحیح نہج پر رکھئے گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی بحث میں نہ پڑیئے گا، کم از کم ہمارا علم تحقیقی نہیں ہے، بلکہ تقلیدی ہے، یہ علماء جانیں جن کا یہ کام ہے، ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ خالق خالق ہے، مخلوق مخلوق ہے، خالق مخلوق نہیں ہو سکتا اور مخلوق خالق نہیں بن سکتی۔

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہہٗ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے روضۂ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی حق اور سچ ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اس نے واقعی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی زیارت کی، کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شکل میں ظاہر ہی نہیں ہوسکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں، تو بہتر ہے۔

بچپن سے جو دل میں آرزو وحسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے:

میرے مولا بلا لو مدینے مجھے غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آگیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے

درخت اور عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِل بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، ایک مسافر درود سلام پڑھتا جاتا تھا اور مزے لے لے کر یہ شعر گنگناتا جاتا تھا:

اے دل سنبھل اب مت مچل تھم تھم کے چل، آنکھوں کے بل

مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گردونواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سیّد البشر ﷺ کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور ﷺ کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل نبوّت کے مشاہد ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم و تکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت و عظمت سے دل کو سرشار کرلیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ لڑائی، بد اخلاقی اور نامناسب قول وفعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقعہ ہو تو اُتر کر نماز ادا کریں اور درود وسلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق وولولہ میں اضافہ ہوگا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے......! ایک سُنّت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور مکمل صفائی کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، ہو سکے تو نیا لباس پہنیں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب

سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّ اللہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَال

کے اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور جمال (خوبصورتی) کو پسند فرماتے ہیں، اس قول کے مصداق اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور مزّین کریں (لیکن تعیّش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہوتو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
نَوَیْتُ الْاِعْتِکَافَ مَا دُمْتُ فِی الْمَسْجِدِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہوسکے، تو سیدھے ریاض الجنّۃ پہنچ کر

محراب میں یا اس کے سامنے یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیئے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہوکر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیجئے، غفلت و سستی سے بیدار ہو جایئے، جوش کی جگہ ہوش و حواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سہی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی کا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہو گئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہٰی تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہو جائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب و منتخب فرشتے اور حضرت

جبرئیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔
ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے سے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا۔
اور دیکھئے......! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں، تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ آواز نہ ہونے پائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی، تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں کہ ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچے، ذرا غور تو فرمائیے، اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لاابالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آ کر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے

صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں، کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، بہرحال یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ بے شک ایسے لوگ تو عبادت، محبت اور خلوص سمجھ کر ہی کرتے ہیں، دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہیے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ خود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی، جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

سچ بتایئے، کیا آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں، آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ وتقدس نے قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف تنبیہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ط

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آ کر کھڑے ہو جانا، کہ سانس لینا دوبھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہٰذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور وشغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفور

محبت وعظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیئے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اُٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے

ہے سامنے آئینہ حیران محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عام طور پر رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے صرف اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا آیت تلاوت

کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡكَ یَا مُحَمَّد کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خِیَرَۃَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خَیۡرَ خَلۡقِ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا سَیِّدَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّالْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
السَّلامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ
جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ
مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ

وَصَلّٰی عَلَیْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلّٰی عَلَیْكَ
فِی الْاٰخِرِیْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْیَبَ مَا صَلّٰی
عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا
بِكَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَخِیَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ
الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ
وَجَاهَدْتَّ فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّاْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یادرکھئے کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پرجا کرآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسلام پیش کرنادرود شریف پڑھنے سے بہتر ہے اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہواوراللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کرحضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ پرسلام پڑھئے، پھرتقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کرحضرت عمر رضی اللہ عنہ پرسلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہٗ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی دعامانگئے اورحضرت ابوبکرؓ اورحضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادانہیں کرسکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے،اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمدوثناءکریں، یہاں کی حاضری کا اوراس کی تمام نعمتوں کا شکراداکریں، پھرعاجزانہ ذوق وشوق

سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہو اور تمام مسلمانوں کے لئے زندوں کے لئے بھی اور مُردوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے

کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آکر اپنی نماز کی نیّت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا تو اس پر سے پھاندتے ہوئے نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں، کھچا کھچ حرم شریف بھرا ہوا ہے، کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں، گردن پھلانگتے ہوئے آگے نہ بڑھیں، جہاں جگہ مل جائے وہی بہتر ہے۔

حج کے موقعہ پر لاکھوں کا مجمع ہے، اگر سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس دعوت والے کام کو پورا کرنے کا عزم کرلیں، تو اسی مجمع سے کتنی جماعتیں اور افراد چاردانگ عالم میں پھیل سکتے ہیں اور دین وایمان کی دعوت کو گھر گھر، قریہ قریہ پہنچا سکتے ہیں اور اب تو اس دعوت وتبلیغ کے بغیر چارۂ کار نہیں، جس بات کا چرچہ کیا جاتا ہے، وہ بات رواج اور عمل میں آجاتی ہے، آپ ذرا کر کے تو دیکھیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آگئی، محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔
خبردار......! آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوجائے، مگر یہ کہ رِقّت اور گریہ طاری ہوجائے تو ہوش وحواس کو قابو میں رکھیے، نا معلوم آپ سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب آپ کے درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شور وغل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا ہو رہا ہو اور ناگواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ سر جھکائے، سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں مچل جاتا ہے، اگر وقت ہو تو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جایئے، پھر توجہ کے ساتھ دل کے کان سے دھیان دے کر سنئے، آپ کے سلام اور اس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟
جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا، اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہوگا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی سُن لیں، کیونکہ جتنی قوی محبت ہوتی ہے اتنا ہی قوی تصور قائم ہوتا ہے پھر ایسے تصور کا متشکل ہوجانا بھی ممکن ہوجاتا ہے، ممکن کے یہ معنی نہیں کہ وقوع پذیر بھی ہوجائے، کسی کو ہوجاتا

ہے، سب کو نہیں ہوتا۔

سلام کے جواب میں آپ سے یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے، کہ میرے پیارے اُمتی! جو کام ہم نے تمہارے لئے کیا، ہمارے صحابہ نے کیا، یعنی دین کی اشاعت اور دعوت کا کام، تم بھی وہ کام کتنا کر کے ہمارے پاس آئے ہو، ذرا دیر کے لئے پھر غور سے سوچئے، اگر آپ دین کی اشاعت اور دعوت کا کام کر رہے ہیں تو بات کھل جائے گی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے کتنا خوش ہوں گے، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے اور بالفرض والمحال اگر دین کی اشاعت ودعوت کا کام نہیں کیا ہے تو اب پکا ارادہ کر لیجئے کہ کہ واپس جا کر بقیہ تمام عمر یہ کام بھی کریں گے اور ضرور کریں گے۔

یاد رکھیئے! دعا اور دعوت کا مادہ (اصل) عربی قاعدہ کے مطابق ایک ہی ہے، یعنی دعا اور دعوت لازم وملزوم ہیں، دعوت کا کام چھوڑ دینے ہی کی وجہ سے آج اُمت میں زوال ونکبت ہے اور پسپائی ہمارا مقدر بن گئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار رسالت میں پہنچ کر بھی اگر یہ احساس نہ ہوا، تو کب اور

کہاں ہوگا، اس کا فیصلہ اسی مقام پر کر کے جائیے گا، کیونکہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہوجائے گی، بلکہ آپ کا نامۂ اعمال ہر پیر اور جمعرات کو پیش ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے۔

یوں تو حج اور حرمین شریفین کا سارا سفر ادب واحترام اور تقدس کا متقاضی ہے، لیکن دربارِ حبیب رب العالمین، باعثِ وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوءِ ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہوجائے، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے

پائے، خرید وفروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھیئے......! دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اسی کو توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جسے توفیق کی آرزو نہ ہو۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں
دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو، بار بار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّۃ میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب تہہ کیئے، جوش سے زیادہ ہوش سے، صلوۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت وتعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے، تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ،

باصد ہزاراں حسرت وغم، آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنستے ہیں، اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارات وتجلیّات اور یاد اور صلوٰۃ وسلام ہمارے ساتھ کئے جا رہے ہیں، بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو، ہچکیاں بندھی ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آ کر کھڑے ہو جایئے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آ جایئے۔

نکل جائے وہ حسرت ہے جو رہ جائے وہ ارمان ہے


المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان